آدابِ زندگی
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
نور اللہ مرقدہٗ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آدابِ زندگی

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

ابتدائیہ

ہمارے دور میں اکثر عوام اور بعض خواص علماء وپیروں (جمع پیر) ایسی عادات میں مبتلا ہیں جو شرعاً ممنوع اور علماء عملاً قبیح۔ فقیر نے چند عنوانات کے ساتھ کچھ اُمور عرض کئے ہیں۔ اگر کوئی خوش بخت خلوصِ قلب سے ان پر عمل کرے تو اُسے اُولیاء اللہ کی فہرست میں لکھ دیا جائیگا۔

''زہے نصیب''

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امابعد! زندگی ایک جھونکا ہے لیکن آخرت میں بوقت حساب پریشانی ہوگی کہ ذرہ ذرہ کا حساب دینا پڑیگا۔ فقیر زندگی بسر کرنے کے چند موٹے موٹے اُصول عرض کئے دیتا ہے۔ اگر ان پر پابندی کر لی جائے تو آخرت میں حساب کی آسانی ہوگی اور دنیا میں زندگی حسنِ شعار سے بسر ہوگی۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

۱۴ ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ

﴿آدابِ زبان﴾

(۱)ایسے کلمے نہ کہو جس سے آدمی کافر ہو جائے یا خوفِ کفر ہو یا بُرائی نکلے یا جس میں نہ دینی فائدہ ہو نہ دینوی۔

(۲) جھوٹ نہ بولو کہ یہ حرام ہے ہاں رفعِ فساد (فساد دور کرنا) کے لئے جائز ہے۔

(۳) گول مول بات نہ کہو۔

(۴) چغل خوری نہ کرو یہ بھی حرام ہے ہاں حاکم کے سامنے ظالم کی اس لئے جائز ہے کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

(۵) کسی کو ذلیل جان کر مذاق نہ اُڑاؤ ایسا مذاق جس میں جھوٹ وغیرہ نہ ہو خوش طبعی کے لئے جائز ہے۔

(۶) غصہ کی حالت میں مقدمہ کا فیصلہ نہ کرو۔

(۷) اپنے بادشاہ کی اہانت نہ کرو۔

(۸) حق بات کہنے میں حکام سے نہ دبو۔

(۹) کسی مسلمان پر لعنت نہ کرو اگر وہ مستحق لعنت نہ ہوگا تو یہ لعنت تم پر لوٹے گی۔

(۱۰) کسی کو گالی نہ دو گناہِ کبیرہ ہے۔

(۱۱) بغیر ضرورت حیا کی باتیں کھول کر نہ بیان کرو۔

(۱۲) کسی کو طعنہ نہ دو ورنہ تم بے عزت اور مطعون (بدنام، رسوا) ہو کر مرو گے۔

(۱۳) نوحہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۴) کسی کو ہرانے کے لئے بحث نہ کرو۔

(۱۵) بے ہودہ غزلیں نہ گاؤ۔

(۱۶) بُری باتوں میں مشغول نہ ہو اور نہ بُری باتوں کا سوچو۔

(۱۷) بغیر حاجت (ضرورت) سوال کرنا حرام ہے اور بہت ہی ضرورت ہو تو نیک اور سخی آدمی سے مانگو۔

(۱۸) باطن کے خلاف ظاہر میں کلام نہ کرو۔

(۱۹) ناحق بات پر کسی کی سفارش نہ کرو۔

(۲۰) اچھی بات بتلاؤ اور اگر طاقت ہو تو بُری بات سے روکو۔

(۲۱) سخت کلامی (غصہ سے بات کرنا) نہ کرو ہاں اگر دوسرا سخت کلامی سے پیش آئے تو تم بھی اسی قدر کر سکتے ہو۔

(۲۲) کسی کے عیب پوچھ کر یا چھپ کر تلاش کرنا بُری بات ہے۔

(۲۳) نماز میں، اذان واقامت میں، خطبہ میں اور صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک دنیا کا کلام نہ کرو۔

(۲۴) پیشاب، پاخانہ، حالتِ جماع یا حالتِ غسل میں کلام اور سلام نہ کرو۔

(۲۵) اپنے کو یا دوسرے کو بد دعا نہ دو مگر ظالم کو اس کے ظلم کے مطابق بد دعا دی جاسکتی ہے۔

(۲۶) کسی کو بُرا نام لے کر نہ پکارو بلکہ اگر بُرا نام ہو تو اس کو پلٹ ڈالو۔

(۲۷) کافر ظالم کے واسطے بھلائی کی دعا نہ مانگو البتہ ہدایت کی دعا درست ہے۔

(۲۸) کسی کی خوشامد کرنا اور حد سے زیادہ تعریف کرنا بُری بات ہے۔

(۲۹) جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ۔

(۳۰) امانت یا وصیت یا کسی عہدے کو خود طلب نہ کرو۔

(۳۱) خطاوار کا عذر رد نہ کرو۔

(۳۲) گناہ ہو جائے تو گاتے مت پھرو چھپاؤ۔

(۳۳) اپنی رائے سے کلام مجید کے معنی نہ کرو حرام ہے اگرچہ صحیح کیوں نہ ہو۔

(۳۴) ناحق کسی کو نہ ڈراؤ۔

(۳۵) بہت نہ ہنسو۔

(۳۶) کسی کی بات کاٹ کر بیچ میں نہ بول اُٹھو۔

(۳۷) کانا پھوسی نہ کرو۔

(۳۸) بیگانی عورت سے کلام نہ کرو۔

(۳۹) کافر کو سلام نہ کرو اگر وہ کرے تو جواب میں ''يَهْدِيْكَ اللّٰهُ''کہو۔

(۴۰) بُری بات کی راہ نہ بتاؤ۔

(۴۱) بُرے کام کی اجازت دینا گویا خود کرنا ہے۔

(۴۲) علم دین سیکھو اور سکھاؤ۔

(۴۳) سلام اور چھینکوں کا جواب دو۔

(۴۴) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یا سن کر جلّ تعالیٰ شانہٗ کہو، حضور ﷺ کا نام لے کر یا سن کر درود پڑھو۔

(۴۵) ماں باپ اور صلہ رحموں سے بولنا ترک نہ کرو۔

(۴۶) نہایت حاجت کے وقت اپنا مال ضرور ظاہر کرو۔

(۴۷) سچی گواہی دو اگر چہ اپنی اولاد، بہن، بھائی پر ہو۔

(۴۸) زبان سے جن باتوں کا نکالنا منع ہے حتی الامکان (جس قدر ممکن ہو) ان کو نہ سنو۔

(۴۹) قاضی مدعی (دعویٰ کرنے والے کی) اور مظلوم کی اور مفتی مُستفتی (فتویٰ چاہنے والا) کی باتیں سنیں اور عمل کریں یا حکم وغیرہ لگائیں۔ اسی طرح بیوی خاوند کی، غلام آقا کی، امیر سائل (سوال کرنے والا) کی اور چھوٹے بزرگوں کی باتیں سنیں اور ان پر عمل کریں۔

(۵۰) کسی کی غیبت نہ سنو بلکہ اس کی طرف سے غیبت کرنے والے کو جواب دو۔

آدابِ چشم

(۱) اپنی عورت کے سوائے کسی بالغ مرد و عورت کی ستر نہ دیکھو، حرام ہے۔ مرد کی ستر ناف سے زانو تک ہے اور آزاد عورت کا چہرہ، پہنچوں (کلائیوں) تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پیروں کے سوا تمام بدن ستر ہے۔ البتہ سخت ضرورت ستر دیکھنے کو جائز کر دیتی ہے۔ آج کل اس کی احتیاط نہیں خاص کر شادی کے موقعوں پر۔

(۲) اپنے سے زیادہ متمول (مالدار) شخص کو حسرت سے نہ دیکھو ہاں اپنے سے کم کو شکریہ کے لئے اور اپنے سے زیادہ کو عُجب و تکبر کو دفع کرنے کے لئے دیکھنا اچھی بات ہے۔

(۳) کسی کو چھپ کر سوراخ وغیرہ سے نہ دیکھو حرام ہے۔ اکثر عورتیں دولھا دلہن کی باتیں معلوم کرنے کے لئے دیکھتی ہے نہایت بے حیائی ہے ایسی صورت میں اگر سوراخ سے دیکھنے والے کی کوئی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

(۴) کسی میں عیب دیکھو تو نرمی سے آگاہ کر دو تا کہ وہ رسوائی سے بچے۔

ہاتھ کے آداب

(۱) کسی جاندار کو قتل کرنا اور مارنا گناہِ کبیرہ ہے ہاں ان جانداروں کو مارنا جائز ہے جو ایذا دیتے ہیں مگر ان کو بھی جلا کر یا سسکا کر مارنا درست نہیں۔ چیونٹی اگر نہ کاٹے تو اس کو مارنا درست نہیں۔

(۲) خودکشی کرنا حرام ہے۔

(۳) کسی کوناحق نہ مارواورمنہ پرتو تقصیر (قصور،خطا) کے باوجودنہ مارو۔

(۴) چوری کرنا حرام ہے اگر چہ چندکوڑیوں کی کیوں نہ ہو۔

(۵) زبردستی کسی کی چیز نہ چھینو۔

(۶) غنی صدقہ کا مال نہ لے۔

(۷) ایسے شخص سے کچھ نہ لو جو چیز کا پوری طرح مالک نہیں۔

(۸) کسی کی چیز نہ چھپاؤ اگر چہ ہنسی سے کیوں نہ ہو۔

(۹) جس مال کوفقراء پر تقسیم کرنے کے لئے دیا ہو اس میں سے نہ لو، ہاں اگر مالک نے اجازت دی ہو تو درست ہے۔

(۱۰) مسجد میں کسی کو نہ مارو۔

(۱۱) کچھ دے کر واپس نہ لو۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسا شخص کتا ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے۔

(۱۲) اگر مُقدِرَت (استطاعت) کے باوجود خاوند اپنی عورت کو تنگ رکھے تو وہ عورت خاوند کے مال سے بقدرِ ضرورت (چھپ کر) لے سکتی ہے نہیں تو چوری میں داخل ہے۔

(۱۳) اگر فنِ طباعت (چھاپنے کا فن) نہیں آتا تو طبابت نہ کرو۔

(۱۴) کنکریاں نہ اُچھالو۔

(۱۵) خدا کے واسطے بھی کسی سے لو تو دل دکھا کر نہ لو یہ حلال نہیں۔

(۱۵) حرام چیز نہ خریدو نہ لو اگر چہ دوسرے کے واسطے لی ہو ہاں ضائع کرنے کے واسطے جائز ہے۔

(۱۷) جاندار کی تصویر نہ بناؤ۔

(۱۸) جس کا دیکھنا حرام یا مکروہ ہے اس کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

(۱۹) کسی کا مال ضائع نہ کرو اس کی سخت جواب دہی ہوگی۔

(۲۰) بغیر اجازت کسی کا مال نہ برتو۔

(۲۱) کسی کے دینے میں ریا نہ کرو۔

(۲۲) اول تو قرض لینے سے بچو اور اگر ضرورتاً لے لو تو جلد اُتارنے کی فکر کرو۔

(۲۳) قرض دار کو قرض خواہ سے نہ چھڑاؤ البتہ اگر اس کا قرض ادا کر دو تو نہایت ثواب ہے قیامت کے دن کام آئے گا۔

(۲۴) قرض خواہ کے دینے کے لئے اگر کچھ ہو تو دوسرے وقت پر نہ ٹالو۔

(۲۵) دھار والی شے سے کسی کی طرف اشارہ نہ کرو۔

(۲۶) اپنی جان و مال اور آبرو بچانے کے لئے لڑو۔

(۲۷) کسی کی طرف کھلا ہوا چاقو نہ پھینکو۔

(۲۸) جانوروں کے بچوں کو گھونسلے سے نکال کر نہ لاؤ۔

(۲۹) کبوتر اُڑانا، جانوروں کو لڑانا، ایسے کھیل کھیلنا جو خدا کی یاد سے محروم کر دیں سب حرام ہیں۔

(۳۰) ایسی باتیں نہ کہو جو حرام ہیں۔

(۳۱) ناپاک آدمی کو دین کی کتابیں چھونا اور لکھنا درست نہیں اور قرآن پاک چھونا اور لکھنا تو حرام ہے۔

(۳۲) ایک مشت سے کم داڑھی ہو تو نہ کتراؤ اور موچھیں نہ بڑھاؤ۔

(۳۳) قبر کے اُوپر سے ہری گھاس وغیرہ نہ اُکھاڑو۔

(۳۴) طاقت ہوتے ہوئے مظلوم کو ظالم سے نہ چھڑانا بہت ظلم ہے۔

(۳۵) ناخن کترواؤ اس سے نیستی ہوتی ہے۔

(۳۶) قدرت کے وقت خلافِ شرع باتوں کو ہاتھ سے مٹاؤ ورنہ دل سے بُرا سمجھو۔

(۳۷) دست کاری (ہاتھ کا کام) کسبِ معاش (روزی کمانا) کا بہترین ذریعہ ہے اور دھوکا دہی نہ ہو تو پھر تجارت ہے۔

(۳۸) سودا جھکتا ہوا تولو۔

(۳۹) جھوٹے تعویذ گنڈوں کا نذرانہ لینا حرام ہے مگر سچے تعویذوں کا نذرانہ لینا جائز ہے۔

(۴۰) بغیر حرص (لالچ) کے اگر کوئی چیز مل جائے تو اس کو قبول کر لو ورنہ نہ کرو۔

(۴۱) مفت خور نہ بنو وہ حوصلہ پیدا کرو کہ تمہاری وجہ سے غریب لوگ، بیوہ اور یتیم اپنا پیٹ پالیں۔

(۴۲) علماءِ کرام کی مدد کو واجب سمجھو کہ اُنہوں نے تمہاری خدمت کے لئے اسبابِ معیشت (روزی کمانے کا ذریعہ) ترک کر رکھے ہیں۔

(۴۳) وہ پیشہ اختیار نہ کرو جس میں نجاست کو ہاتھ لگانا پڑے۔

(۴۴) ایسی چیز نہ بناؤ جو گناہ کا آلہ بنے۔

(۴۵)جس طریقہ پر اچھی بسر ہورہی ہے لالچ سے اس کو نہ چھوڑو۔

(۴۶)خرید وفروخت میں نرمی اختیار کرو، جھوٹ نہ بولو اور خیرات بھی کرتے رہو۔

(۴۷)اگر تمہارے پاس سائل کو دینے کے لئے ہو تو ٹالو نہیں۔

(۴۸)یہ خیال کر کے کبھی بکریاں بھی چرالو کہ حضورِ انور ﷺ کی سنت ہے۔

(۴۹)باہم لین دین جاری رکھو محبت بڑھے گی۔

(۵۰)مزدور کو پوری پوری مزدوری دینے میں جلدی کرو۔

(۵۱)ہمسایہ کو جس چیز کی ضرورت ہے دے دیا کرو، بڑا ثواب ہے۔

(۵۲)بیویوں اور اولاد کو برابر کا حصہ دیا کرو۔

(۵۳)نیا پھل جب ہاتھ میں پہنچے آنکھوں سے لگاؤ اور اللہ کا شکر کرو۔

(۵۴)رات کو دروازہ بند کرو۔

(۵۵)چراغ یا آگ گُل کردو برتن ڈھک کر رکھو۔

(۵۶)کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس کھلی نہ لے جاؤ۔

آدابِ شکم

(۱)حرام یا مکروہ یا ایسی چیز نہ کھاؤ جو نقصان پہنچائے اسی میں وہ مال بھی داخل ہے جس میں کسی کی حق تلفی کی گئی ہو۔

(۲)پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ اگر پیٹ بھر کر کھانا مباح ہے لیکن اولیٰ یہی ہے کہ کم کھاؤ اس میں بہت فائدے ہیں جن کا یہاں بیان کرنا مشکل ہے مگر اس قدر کم بھی نہ کھاؤ کہ صحت بگڑ جائے۔اس نیت سے زیادہ کھانا کہ نیک کام کے لئے طاقت ملے گی یا مہمان کی دلداری ہوگی تو کوئی مضائقہ(حرج) نہیں بلکہ اچھا ہے ورنہ بسیا خوری میں بہت بُرائیاں ہیں جو بیان میں نہیں آسکتیں۔

(۳)لوگوں کے سامنے بازار میں،مقبرے میں یا جنازے کے پاس نہ کھاؤ کہ مکروہ ہے۔

(۴)برادری کے امیر لوگ وہ کھانا نہ کھائیں جو میت کے لئے پکایا گیا ہو۔

(۵)چاندی سونے کے برتن نہ برتو۔

(۶)جس مجلس میں خلافِ شرع کوئی بات ہو وہاں کھانا نہ کھاؤ۔

(۷) کھانے کے اول بِسْمِ اللّٰہِ پڑھو اگر بھول جاؤ تو بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہُ وَ آخِرَہُ پڑھو۔

(۸) بائیں ہاتھ سے بے ضرورت نہ کھاؤ، اپنے آگے سے کھاؤ، کفار کے طریقہ پر نہ کھاؤ۔

(۹) اس طرح پر نہ کھاؤ کہ روٹی کی اہانت (توہین) ہو اس کے بھورے گریں یا اس سے چمچہ وغیرہ پوچھا جائے۔

(۱۰) کوئی چیز ایک سانس میں نہ پیو، بلکہ تین سانس میں ٹھہر ٹھہر کر پیو اور سانس کے اول بِسْمِ اللّٰہ اور آخر اَلْحَمْدُلِلّٰہِ پڑھو۔

(۱۱) گرم گرم کھانا اور بھاپ لینا بہتر نہیں۔

(۱۲) اگر چند آدمیوں کو کچھ بانٹو تو داہنی طرف والوں کا پہلے حق ہے بائیں طرف نہ بانٹو۔

(۱۳) کھانے میں مکھی گر پڑے تو ڈبو کر نکال دو۔

(۱۴) کھانے میں تمام انگلیاں نہ بھرو بلکہ جس میں تمام انگلیاں لگانی پڑیں اس کو بھی تین انگلیوں سے کھاؤ اور کھا چکنے کے بعد برتن بھی صاف کر دو اس سے برکت ہوگی۔

(۱۵) اپنے آگے اتنا کھانا نہ ڈالو جو پورا نہ کھا سکو ہاں مصلحتاً درست ہے۔

(۱۶) لقمہ گر جائے تو اس کو اُٹھا کر نہ کھانا اور پھینک دینا بُری بات ہے بلکہ صاف کر کے کھا لو۔

(۱۷) تکیہ لگا کر یا اس طرح جس سے تکبر معلوم ہو نہ کھاؤ۔

(۱۸) اگر تھوڑی سی چیز بھی ہو تو بانٹ کر کھاؤ۔

(۱۹) یہ بہت بُری بات ہے کہ تم سیر ہو کھاؤ اور تمہارا کوئی عزیز یا ہمسایہ بھوکا رہے۔

(۲۰) جس طرح اور لوگ کھائیں تم بھی کھاؤ، زیادہ زیادہ نہ کھاؤ۔

(۲۱) بدبودار چیز نہ کھاؤ اور کھا کر مجلس میں جانا تو بہت ہی بُری بات ہے کہ اس کی وجہ سے لوگ تکلیف میں مبتلا ہوں جیسے لہسن پیاز وغیرہ، اس کی بہت ممانعت (منع) ہے اسی پر حقہ کو قیاس کیا جائے۔

(۲۲) ناپ تول کر پکاؤ، اندھا دھند نہ پکاؤ اس میں برکت ہے مگر بچے ہوئے کو نہ ناپو۔

(۲۳) تین روز تک مہمان کی خاطر کرو، ایک وقت ذرا تکلف سے کھلا دیا کرو اور رخصت کرتے وقت دروازے تک پہنچاؤ۔

(۲۴) اگر ساتھی نہ کھا چکے ہوں تو تم ان کا ساتھ نبھاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھوکے رہ جائیں۔

(۲۵) پہلے دسترخوان اُٹھاؤ پھر خود اُٹھو۔

(۲۶) کھانا مل کر کھاؤ اس میں برکت ہوگی۔

(۲۷) ایسے برتن سے پانی نہ پیو جس سے دفعۃً زیادہ پانی آنے کا امکان ہو اور نہ ایسی جگہ سے پانی پیو جہاں سانپ بچھو وغیرہ آنے کا اندیشہ ہو۔

(۲۸) بلاضرورت کھڑے ہوکر پانی نہ پیو ہاں سبیل پر یا وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا درست ہے۔

(۲۹) جس برتن کا کنارہ ٹوٹا ہوا ہو اس کی ٹوٹی ہوئی سمت سے نہ پیو۔

﴿آدابِ ستر﴾

(۱) اپنی عورت سے حالتِ حیض ونفاس میں جماع نہ کرو، حرام ہے۔

(۲) بغیر ضرورت اپنی ستر نہ دکھاؤ بلکہ ویسے بھی برہنہ نہ ہو خدا اور فرشتوں سے شرم کرو۔

(۳) عورت، عورت سے شہوت نہ کرے۔

(۴) حاجت ضروریہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ کرو اگر آڑ نہ ہو تو چاند، سورج کی طرف بھی منہ نہ کرو، مکروہ ہے۔

(۵) ایسی چیزوں سے استنجا نہ کرو جو تعظیم والی، قیمتی یا ضرررساں (کام آنے والی) ہوں۔

(۶) راستہ میں، سایہ میں جہاں لوگ ٹھہرتے ہوں، کھڑے ہوکر، پانی میں، سوراخ میں، غسل خانے میں، بے پردہ جگہ، اس جگہ جہاں سے چھینٹیں آئیں یا پیشاب اپنی طرف آئے ان تمام مقامات پر حاجاتِ ضروریہ سے فارغ نہ ہو مکروہ ہے۔

(۷) بیت الخلاء جاتے وقت وہ انگوٹھی اُتار دو جس پر اللہ اور رسول کا نام کندہ ہو۔

(۸) حاجتِ ضروریہ سے فراغت کے لئے اُس وقت ستر کھولو جب زمین کے قریب ہو جاؤ۔

(۹) پہلے ڈھیلوں سے استنجا کرو پھر پانی سے اور اول وآخر بِسْمِ اللّٰہ پڑھو، اس میں دوسرے فوائد کے علاوہ بہت سے طبی فائدے بھی ہیں۔

(۱۰) بیت الخلاء جاتے وقت بایاں قدم رکھو اور یہ دعا پڑھو ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' (اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے) اور نکلتے وقت پہلے دایاں قدم نکالو اور یہ دعا پڑھو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ

عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِیْ" (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی)

(۱۱) اگر حاجت ہو اور استطاعت بھی تو نکاح کرو ورنہ روزہ رکھ کر شہوت پر قابو پاؤ۔

(۱۲) اگر کسی غیر مرد و عورت میں عشق پیدا ہو جائے تو ان کا آپس میں نکاح کردو۔

(۱۳) تنہائی میں غیر عورت کے پاس نہ بیٹھو آج کل کے پیر اور رشتہ دار اس کی احتیاط نہیں رکھتے۔

(۱۴) میاں بیوی کو چاہیے کہ خلوت کے معاملات دوست واحباب سے نہ کہیں سخت بے حیائی ہے۔

(۱۵) محض قرائن سے بیوی کو بدکار خیال نہ کرو۔

(۱۶) نکاح کرتے وقت عورت و مرد کی دین داری کا زیادہ خیال رکھا جائے۔

(۱۷) بلا اشد ضرورت طلاق نہ دو۔

(۱۸) اگر کوئی تم سے نکاح کے سلسلے میں مشورہ کرے تو صحیح صحیح بتادو اگر چہ عیب ہی بیان کرنا پڑے۔

(۱۹) مباشرت میں حیوانوں کی طرح نہیں بلکہ انسانوں کی طرح مشغول ہو، اس کے آداب کتب طب بالخصوص طبِ اکبر کا مطالعہ کرو۔

﴿آدابِ قدم﴾

(۱) گناہ کی مجلس میں شریک نہ ہو۔

(۲) وباء سے نہ بھاگو اور جہاں ہلاک ہونے کا خوف ہو وہاں نہ جاؤ۔

(۳) جہاد کے لئے جاؤ تو والدین سے اجازت لینا ضروری ہے، مگر جب جہاد فرضِ عین ہو تو اس کی ضرورت نہیں۔

(۴) جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ چلنے کی عام اجازت ہے غیر شخص کی مملوکہ (جو اس کی ملک میں ہو) زمین پر نہ چلو۔

(۵) بغیر بلائے دعوت میں نہ جاؤ۔

(۶) دین کی کتابوں کی طرف پیر نہ پھیلاؤ، اگر سہواً (بے خیالی میں) پھیلائیں تو خیر ورنہ اہانۃً (توہین) پھیلائیں تو کافر ہو جاؤ گے۔

(۷) غلہ کی قسم میں سے کسی چیز کی اہانت نہ کرو اور اس پر پاؤں نہ رکھو۔

(۸) پیر سے کسی کو نہ مارو خاص کر حیوان کو ایذا دینے سے بچو۔

(۹) ظالم امیروں کے پاس نہ جاؤ۔

(۱۰)اچھے مقامات پر جاتے وقت دایاں پیر رکھو اور نکلتے وقت بایاں نکالو جیسے مسجد اور گھر وغیرہ اور بُرے مقامات پر اس کے برعکس کرو۔

(۱۱)سفر سے واپس ہو تو پہلے مسجد میں دوگانہ ادا کرو پھر گھر میں داخل ہو۔

(۱۲)جہاد میں دوگنے کفار سے بھی نہ بھاگو، گناہِ کبیرہ ہے، ہاں اگر سامان نہ ہو اور کفار کے پاس سامان ہو تو پیچھے ہٹ جانے میں مضائقہ نہیں۔

(۱۳)ادائے فرض اور سنن وغیرہ کے لئے گھر سے باہر نکلو، گھر میں نہ بیٹھے رہو۔

(۱۴)جہاں ریا اور خلافِ شرع باتیں نہ ہوں وہاں دعوت میں جاؤ مسنون ہے، اگر جانے کے بعد کوئی خلافِ شرع بات معلوم ہو تو اگر صدرِ مجلس ہو تو لوٹ آؤ تاکہ لوگ سنداً تمہاری شرکت کا ذکر نہ کریں اور ممکن ہے کہ عدمِ شرکت سے لوگوں کو عبرت ہو اور باز آجائیں۔

(۱۵)مریض کی عیادت اور نمازِ جنازہ کے لئے قدرت ہوتے ہوئے نصیحت کے لئے اور مظلوم محتاج کی مدد کے لئے جانا ضروری ہے اگر کوئی نہلانے والا نہ ہو تو میت کے غسل کے لئے اور جن عزیزوں کی خدمت تمہارے ذمے ہے ان کے لئے بھی جانا ضروری ہے۔

(۱۶)تنہا سفر نہ کرو کوئی رفیق ساتھ لو۔

(۱۷)قافلے سے علیحدہ نہ ہو۔

(۱۸)قافلے میں کسی کو پیشوا بنالو۔

(۱۹)اگر ٹھہرنے کا وقت آجائے تو سواری سے اُتر جاؤ، خواہ مخواہ جانور کو تکلیف نہ دو۔

(۲۰)ہر بات میں بے زبان جانوروں کے آرام کا پورا پورا خیال رکھو۔

(۲۱)بن ٹھن کر اور اکڑ کر نہ چلو۔

(۲۲)عورت اگر ضرورتاً بازار نکلے تو کنارے پر چلے۔

﴿آدابِ لباس﴾

(۱)نیا کپڑا پہن کر خدا کا شکر ادا کرو۔

(۲)لباس داہنی طرف سے پہنو۔

(۳) لباس کو وضع کے خلاف نہ پہنو، ٹخنوں سے نیچے نہ پہنو اور نہ اس طرح پہنو کہ ستر کھلے۔

(۴) ریشمی کپڑا نہ پہنو لیکن اگر تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہو تو جائز ہے یہ احکام مردوں کے لئے ہیں۔

(۵) ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں سے بدن نظر آئے۔

(٦) عورت اور مرد ایک دوسرے کے لباس میں مشابہت نہ رکھیں، غیر قوموں کا لباس بھی اختیار نہ کیا جائے (کہ اس سے قوم کی تمدنی وحدت باقی رہتی ہے)۔

(۷) عورت ایسا زیور استعمال نہ کرے جو بجتا ہو۔

(۸) مرد کے لئے زینت کی صرف اتنی اجازت ہے کہ وہ چار ماشہ انگوٹھی پہن سکتا ہے۔ (یہ اس لئے کہ وہ عیش پسندی کی وجہ سے جوہر مردانگی سے عاری نہ ہو جائے)

(۹) جوتا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے تو بیٹھ کر پہنو۔

(۱۰) سُرخ رنگ کا شوخ کپڑا مرد کے لئے جائز نہیں۔

(۱۱) مائیوں کے دنوں میں زرد کپڑے پہننے اور سوگ کے ایام میں سیاہ کپڑے پہننے جائز نہیں ویسے عام دنوں میں سیاہ کپڑا پہننا مستحب ہے۔ (یہ پابندی اس لئے ہے کہ انسان قید سے بالاتر ہو کر حق تعالیٰ سے اپنا رابطہ قائم رکھے اور اتباعِ سنت نبوی کا جذبہ پیدا کرے۔)

(۱۲) اگر سر یا ڈاڑھی میں بال ہوں تو سنوارتے رہو، پھوڑ نہ بنو (شریعت کا مقصود تہذیب سے آشنا کرنا ہے۔) لیکن عورتوں کی طرح ہمہ وقت بناؤ سنگھار میں مصروف نہ رہو۔

(۱۳) سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں البتہ مہندی لگانا درست ہے۔

(۱۴) داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔ (حضورِ اکرم ﷺ سے انسیت و محبت کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ جیسی صورت بنائی جائے نہ آپ ﷺ کے دشمنوں جیسی۔)

(۱۵) سوتے وقت سرمہ کی تین تین سلائیاں آنکھوں میں لگاؤ۔

(۱٦) ناک صاف رکھو۔

(۱۷) سفید بال نوچ کر نہ نکالو۔

(۱۸) سر کے بالوں میں حضورِ انور ﷺ کی پیروی تقاضائے تعلق ہے یا تو پورے سر کے بال منڈواؤ یا پورے رکھو۔

(۱۹) نہاتے رہو خاص کر جمعہ کو ضرور نہاؤ کہ سنت ہے۔

(۲۰) عورتیں ہاتھوں کو سفید نہ رکھیں، مہندی لگاتی رہیں، ناخنوں کو ہرگز سفید نہ رکھیں۔

(۲۱) گھر کو بھی بنا سنوار کر رکھو۔ (تمدنِ اسلامی کا یہی تقاضا ہے۔)

(۲۲) دروازے کے آگے کوڑا نہ ڈالو۔

(۲۳) خوشبو کا ضرور استعمال رکھو۔

﴿آدابِ ملاقات﴾

(۱) جب تم کسی سے ملنے جاؤ تو سلام کرنے میں پہل کرو، ویسے چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام، کم عمر والا زیادہ عمر والا والے کو اور سوار پیادے کو سلام کرے۔

(۲) سلام فرضِ کفایہ ہے، دوسرے باہمی سلام علیک سے محبت بڑھتی ہے، پس جان پہچان ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرو ہاں جھک کر سلام کرنا درست نہیں۔

(۳) کسی مکان میں جاؤ تو پہلے پکار کر اجازت لے لو، اگر صاحبِ خانہ پوچھے کون؟ تو اپنا نام بتلا دو۔

(۴) جب صاحبِ خانہ باہر آئے تو خندہ پیشانی سے ملو اور مصافحہ و معانقہ کرو، اس حسنِ عمل سے گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور اگر تمہارے پاس کوئی بزرگ آئے تو تم بھی عمدہ طریقہ پر ملو بلکہ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ، بدمزاجی نہ دکھاؤ۔

(۵) مجلس میں جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جاؤ، تکبر سے عمدہ جگہ نہ بیٹھو ہاں اگر صاحبِ خانہ اصرار کرے تو مضائقہ نہیں۔

(۶) مجلس میں لانگتے پھلانگتے آگے نہ جاؤ، ہاں اگر پیچھے جگہ نہ رہے اور آگے جگہ ہو تو مجبوری ہے۔

(۷) کسی کو اُٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھو لیکن بہتر ہے کہ جانے سے پہلے اپنی جگہ رومال وغیرہ ڈال دیا جائے۔ (تاکہ اس کی نشانی رہے اور دوسرا نہ بیٹھے۔)

(۸) ایسی بات نہ کرو جس سے حاضرین میں سے کسی کو تکلیف ہو، اسی طرح سگریٹ وغیرہ حاضرین پر گراں ہو تو اس کا استعمال ترک کر دینا مناسب ہے ویسے اس کا پینا مضرِ صحت بھی ہے اور خلافِ شریعت بھی۔

(۹) بغیر اجازت دو شخصوں کے درمیان نہ بیٹھو۔

(۱۰) خوش طبعی اور مذاق مسنون ہے لیکن اس میں جھوٹ نہ بولو اور ایسا مذاق بھی نہ کرو جس سے دوسرے کی دل آزاری ہو۔

(۱۱) اگر کوئی مسلمان تمہارے پاس آ کر بیٹھے تو اپنی جگہ سے ذرا ہٹ جاؤ اس میں آنے والے کا اکرام ہے جو ازدیادِ محبت کا باعث ہو سکتا ہے۔

(۱۲) نہ اپنی پشت کسی کی طرف کرو اور نہ کسی کی پشت کی طرف بیٹھو۔

(۱۳) چھینک یا جمائی آئے تو منہ ڈھانک لو۔

(۱۴) حاضرین سے ہنستے بولتے رہو۔

(۱۵) چہارزانو تکبر سے نہ بیٹھو۔

(۱۶) بے ضرورت لبِ سڑک نہ بیٹھو اور کسی ضرورت سے بیٹھو تو نامحرم کو نہ دیکھو، کسی چلنے والے کو تکلیف نہ دو، نصیحت کی بات لوگوں کو بتلاؤ، راہ گیروں کی اعانت کرو اور مظلوم کی مدد کرو، یہ تم پر راستہ کے حقوق ہیں۔

(۱۷) کچھ دھوپ اور کچھ سایہ میں نہ بیٹھو۔

آدابِ استراحت (نیند وغیرہ)

(۱) ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح نہ لیٹو کہ ستر کھلے۔

(۲) وضو کر کے سویا کرو۔

(۳) سونے سے پہلے آیت الکرسی اور معوذتین پڑھ لیا کرو۔

(۴) اگر وحشت ناک خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار کر تین بار اُعوذ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو۔

(۵) بُرا خواب عام لوگوں سے ذکر نہ کرو۔

(۶) خواب کی تعبیر لو تو عالم و عاقل سے لو۔

(۷) ایسی چھت پر نہ سوؤ جس پر آڑ نہ ہو۔

(۸) اوندھے نہ سوؤ۔

(۹) ہو سکے تو دائیں کروٹ پر لفظ محمد کا نقشہ بنا کر سوؤ اور ہاتھ اور انگلیوں کو لفظ اللہ کے نقشہ پر بناؤ۔

آدابِ حقوق العباد

(۱) ماں باپ یا آقا کو نہ ستاؤ، نہ ایسا کام کرو کہ کوئی ان کو ستائے یا بُرا کہے، یہ گناہِ کبیرہ ہے بلکہ ان کی اطاعت و خدمت کو اپنا فرض سمجھو۔

(۲) اللہ کی معصیت (نافرمانی) میں کسی کی اطاعت نہ کرو۔

(۳) اگر ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو ان کے واسطے دعا و استغفار کرتے رہو اور ان کے ملنے والوں سے حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اگر وہ ناراض بھی مریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو تم سے راضی کر دیگا۔

(۴) جمعہ کو اُن کی قبر پر جایا کرو۔

(۵) عزیزوں رشتہ داروں سے سلوک کرتے رہو اگر چہ وہ تم سے بُری طرح پیش آئیں اس میں دُہرا ثواب ہے۔

(۶) بڑے بھائی اور چچا کا حق مثلِ باپ کے اور خالہ وغیرہ کا حق مثلِ ماں کے سمجھو۔

(۷) قطع رحمی یا عزیزوں سے لین دین، گفتگو وغیرہ ترک نہ کرو، گناہِ کبیرہ ہے لیکن اگر ان سے اللہ اور رسول ﷺ کی جناب میں گستاخی ہوئی ہے تو اللہ کے واسطے قطع رحمی جائز ہے۔

(۸) خاوند کی نافرمانی نہ کرو حرام ہے۔ حضورِ انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان کو غیر خدا کے آگے سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ خاوند کو سجدہ کرے۔ عورتوں کو خاوند کی فرماں برادری کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور اُن کو بھی عورتوں کی دلداری میں کسر اُٹھا نہ رکھنی چاہیے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کھاؤ پہنو تو اُسے بھی کھلاؤ پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو اور نہ بدکلامی سے پیش آؤ اور نہ علیحدہ سوؤ۔ حضرت فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مردوں پر عورتوں کے چار حقوق ہیں۔ پردے میں رکھے، دین کے احکامِ ضروریہ سکھائے، حلال کی کمائی کھلائے، ظلم نہ کرے اور اس کی بے جا باتوں کو برداشت کرے، غرض حسنِ سلوک رہے۔

(۹) جس جس کا تم پر حق ہے اُس کو ادا کرو خواہ جانوروں کے حقوق کیوں نہ ہوں ورنہ خدا کے حضور میں جواب دینا ہوگا ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں وہ ہماری پرورش سے ہاتھ نہ اُٹھا لے سب بھگتی جائے گی مگر اس کا بھگتنا ممکن نہیں۔ (۱۰) ہمسایہ کو ہرگز ہرگز ایذا نہ دو، حضورِ اکرم ﷺ نے اس کی ایذا کو اپنی ایذا فرمایا ہے۔ پس ہمسایوں کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیے کہیں غفلت سے نامراد نہ ہو جاؤ۔

(۱۱) اولاد کو علم دین سکھاؤ، ان کا تم پر حق ہے ورنہ تم سے سوال ہوگا۔

(۱۲) ایسی صفت پیدا کر کہ اگر کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تو تمہیں قرار نہ آئے۔

(۱۳) جس طرح ممکن ہو لوگوں کی حاجت روائی کرو، نہایت ثواب ہے۔

(۱۴) مسلمان اسی وقت ہو سکتے ہو جب ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

(۱۵) جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو کہ اس میں اُخوتِ اسلامی کی ایک شان ہے۔

(۱۶) مجلس میں اس طرح سرگوشی نہ کرو کہ حاضرین میں سے کسی کو خیال ہو کہ اس کی بُرائی کر رہے ہو۔

(۱۷) بڑوں کی تعظیم کرو اور چھوٹوں سے شفقت مہربانی کے ساتھ پیش آؤ اگر ایسا نہ کیا تو حضورِ اکرم ﷺ نے ایسے شخص

اپنے سے جدا فرمایا ہے۔

(۱۸)ہر شخص کے رتبے کے موافق اس سے معاملہ کرو۔

(۱۹)قوم کے سردار کی تعظیم کرو۔

(۲۰)کسی مسلمان سے تین روز سے زیادہ رنجش نہ رکھو، ملاقات میں تم پہل کرو گے تو اس میں بڑا ثواب ہے۔

(۲۱)اگر کوئی قصور معاف کر دے تو تم بھی اس کا قصور معاف کر دو۔

(۲۲)افراط و تفریط سے پرہیز، میانہ روی اختیار کرو۔

(۲۳)خرچ میں کفایت شعاری مدنظر رکھو۔

(۲۴)لوگوں سے کہا سنا، لیا دیا، معاف کرا لو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔

آدابِ مجلس

(۱)مدرسہ، مسجد، وعظ، تقریر یا بیاہ شادی کی کسی محفل میں جاؤ تو وضو کر لو۔ بدن میں پسینہ کی بدبو آ رہی ہو تو غسل بھی کر لو صاف کپڑے بھی پہنو اور اگر ہو سکے تو خوشبو بھی لگا لو۔ حضور ﷺ کا یہی طریقہ تھا اور اسی کی آپ نے ہدایت کی ہے۔ جمعہ اور عیدین کے روز غسل کی ہدایت اسی لئے کی گئی ہے کہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں بڑا اجتماع ہوتا ہے اس کا پورا خیال رکھو کہ تمہارے منہ سے کسی قسم کی بدبو نہ آئے۔ لہٰذا پانچوں وقت کے وضو کے علاوہ کسی مجمع میں جاتے وقت بھی مسواک کر لیا کرو۔ بیڑی، سگریٹ، حقہ، تمباکو، لہسن پیاز وغیرہ کی بو منہ سے نہ آنی چاہیے۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں تو ان کا وجود بھی نہ تھا البتہ لہسن اور پیاز حضور ﷺ کے زمانے میں ہوتی تھی مگر آپ ﷺ کو ان سے نفرت تھی یہاں تک کہ وہ کھانا بھی نہ کھاتے تھے جن میں لہسن پیاز ہوتی تھی۔ دوسروں کو لہسن پیاز کی ممانعت تو نہ تھی مگر یہ حکم تھا کہ لہسن و پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئے جب تک مسواک نہ کرے، مولی وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲)مدرسہ، مسجد یا تقریر اور وعظ کی مجلس میں الگ ٹکڑیاں بنا کر نہ بیٹھو۔ نماز کا وقت ہو تو صف میں بیٹھو لیکن حلقہ بڑا بناؤ اور کھل کر بیٹھو، ایک دوسرے میں گھس کر مت بیٹھو۔ البتہ اگر کوئی آئے تو اس کو فوراً جگہ دے دو اللہ اور رسول کا یہی حکم ہے۔

(۳)دیکھو کسی مجلس میں جاؤ تو یہ کوشش نہ کرو کہ جیسے بھی ہو اندر گھس جاؤ بلکہ کنارے پر جہاں جگہ ہو وہاں بیٹھ جاؤ مونڈھوں اور گردنوں کو پھاندتے ہوئے آگے جانا بدتمیزی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی سخت ممانعت کی ہے یہ بھی کوشش مت کرو کہ سب سے بڑھیا اور سب سے اُونچی جگہ بیٹھو۔ وہاں کے بیٹھنے والے جب آئیں گے تمہیں اُٹھنا ہوگا اور

خواہ مخواہ شرمندگی ہوگی، کسی کے ہاں جاؤ تو جو جگہ یا چوکی قالین اُس کے بیٹھنے کی ہو وہاں مت بیٹھو رسول اللہ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا ہے یہ کام اُس کا ہے آپ کو اپنی جگہ بیٹھائے، تم خود مت بیٹھو اور بیٹھائے تو بیٹھو اور شکریہ ادا کرو۔

(۴) دیکھو یہ بھی درست نہیں کہ تم حلقۂ لوگوں کے گھیرے کے اندر بیٹھ جاؤ۔ بدتمیزی اور بے ہودگی ہے لوگ تم پر ہنسیں گے۔

(۵) کسی کو ہٹا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی بھی سخت ممانعت ہے بلکہ اگر کوئی شخص کسی کام کے لئے اُٹھ کر جائے تو اُس کی جگہ پر بھی مت بیٹھو۔ یہ جگہ اُسی کی ہے جب وہ آئے گا تو شرمندگی کا سبب بنے گا۔

(۶) دو آدمی جو پاس پاس بیٹھے ہیں ان کے بیچ میں گھس کر بیٹھنا بھی درست نہیں اگر بیٹھنا بھی ہو تو اس سے اجازت لے لو۔

(۷) مجلس میں بیٹھ کر کانا پوسی مت کرو مجلس میں جو کچھ کہا جائے اس پر پوری توجہ رکھو جو بات ہو اس کو غور سے سنو لیکن جو کچھ سنو اس کو امانت سمجھو اس کو لوگوں سے کہتے نہ پھرو اگر کوئی بات تم سے اس لئے کہی جائے تو اس کا چرچا ضرور کرو لیکن راز کو ہمیشہ راز رکھو۔

(۸) مجلس میں کسی سے کوئی غلطی ہو جائے یا کوئی بیہودہ حرکت سرزد ہو جائے تو باہر آ کر اس کا تذکرہ مت کرو۔

(۹) اگر کچھ آدمی الگ باتیں کر رہے ہیں تو ان کی باتوں میں دخل مت کرو۔ اگر باتیں آہستہ آہستہ کر رہے ہیں تو تم ان کی باتوں پر کان مت لگاؤ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو چوری باتیں سنتا ہے اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلایا جائے گا۔

(۱۰) مجلس میں کسی کے کپڑے کو یا اس کی چیزوں کو مت چھیڑو یہ بدتمیزی ہے اس سے خواہ مخواہ بدگمانی بھی ہوتی ہے۔

(۱۱) ایسی جگہ مت بیٹھو کہ تمہارے اُوپر کچھ دھوپ ہو اور کچھ سایہ اس سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔

(۱۲) مجلس میں بیٹھ کر ہنسنا قہقہہ لگانا، آنکھ ناک کان سے ایک دوسرے کو اشارہ کرنا، کہنی مارنا، بلاضرورت کھانسنا، جمائی لینا خلافِ تہذیب اور بدتمیزی کی باتیں ہیں۔ حضور ﷺ کبھی قہقہہ نہیں لگاتے تھے۔ کوئی ہنسی کی بات ہوتی تو آپ ﷺ صرف مسکرا دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لو ہا ہا مت کرو یہ شیطانی آواز ہے۔

(۱۳) چھینک کو جہاں تک ممکن ہو تو روکو نہ روک سکو تو چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لو تا کہ دوسروں پر قطرے نہ جائیں اور چھینک کے بعد کہو اَلْحَمْدُلِلّٰہ سننے والے کو چاہیے جواب دے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ پھر چھینکنے والے کو کہنا چاہیے یَغْفِرُ لَنَا

وَلَكُمْ (اللہ تمہاری ہماری مغفرت کرے) حضور ﷺ نے چھینک کا جواب دینے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اگر چھینکنے والا غیر مسلم ہو یہ کہے يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں سیدھا راستہ دکھائے اور تمہاری حالت درست کرے۔)

(۱۴) جب کسی بے تکلف مجلس سے اُٹھو جس میں ہنسی مذاق ہورہا ہو یہ دعا پڑھ لو "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" (تو پاک ہے اے اللہ تیری حمد کہتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔)

(۱۵) حضور ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے استغفار پڑھتے رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک ایک مجلس میں ستر ستر بار استغفار آپ ﷺ سے سنا گیا ہے آپ کو خدا نے گناہوں سے پاک رکھا تھا تب آپ ﷺ کی یہ حالت تھی غور کرو ہم گنہگاروں کو کتنا استغفار کرنا چاہیے۔

(۱۶) راستہ کے کنارے پر مت بیٹھو اگر بیٹھنا ہو تو اس کا حق ادا کرو، راستہ کا حق یہ ہے کہ نیچی نگاہ رکھو کسی پر نگاہ نہ ڈالو، کسی کو تکلیف نہ دو، راستہ سے کانٹا، کانچ کے ٹکڑے، اینٹ پتھر وغیرہ جس سے کسی کو تکلیف پہنچ سکے ہٹا دو، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کردو۔ معذوروں کو سہارا دو، پوچھنے والوں کو راستہ بتاؤ۔ کوئی بُری بات دیکھو اس کو روکو اچھی بات بتاؤ۔

آدابِ متفرقہ

(۱) بغیر ضرورت کتا نہ پالو، رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(۲) عموماً نماز ترک نہ کرو، بڑا گناہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کو قید کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۳) مسواک سنت مؤکدہ ہے، ترک نہ کرو۔

(۴) بے عذر روزہ نہ رکھنا بڑا گناہ ہے۔

(۵) غنی ہوتے ہوئے قربانی، زکوٰۃ اور حج وغیرہ نہ کرنا بڑا گناہ ہے۔

(۶) اپنے معاملات شریعت کے مطابق رکھو۔

(۷) اپنی یا کسی عزیز سے منگنی کرنے کے لئے کسی کی بات نہ چھٹاؤ۔

(۸) قرآن کے کسی جز کو یاد کرکے نہ بھلاؤ بڑا گناہ ہے۔

(۹) بے نماز عورت کو نماز کے لئے سخت تنبیہ کرو ورنہ خدا کے سامنے جواب دہ ہوگے۔

(۱۰) جس کاغذ پر اللہ اور رسول کا نام لکھا ہوا ہو اُس کا ادب کرو، پڑیہ وغیرہ کے لئے استعمال نہ کرو۔

(۱۱) گناہ کے آلات اور تصاویر اپنے گھر میں نہ رکھو۔

(۱۲)وحشی جانور نہ پالو۔

﴿پندو نصائح﴾

ان پندونصائح (نیک نصیحت) کی پابندی سے بھی انسان کی زندگی سنور جاتی ہے۔

(۱)رذیلوں کوعلم سکھانا جواہر کوکوڑے پرڈالنا ہے۔

(۲)دولت جتنی صرف کی جائے گی گھٹے گی،علم جتنا صرف کیا جائے گا بڑھے گا۔

(۳) تین چیزیں بغیر تین چیزوں کے نہیں بڑھتیں۔علم بے بحث،مال بے تجارت،اور ملک بے سیاست۔

(۴)تعلیم کا زمانہ لڑکپن ہے۔

(۵) کم کھانا،کم سونا اور کم بولنا دل میں نورِحکمت پیدا کرتا ہے۔

(۶)بُرا انسان،نیک لوگوں کی تعریف سے اچھا نہیں ہوتا اور نیک انسان بُرے لوگوں کی مذمت سے بُرا نہیں ہوتا۔

(۷)دل خدا کا گھر ہے،کسی کا دل دکھانا بڑا گناہ ہے۔

(۸)دانا کو چاہیے کہ خود کو ناداں سمجھے۔

(۹)بلا میں صبر اور فراغت (نجات) میں شکر کرنا چاہیے۔

(۱۰)اپنے کام خدا کو سونپنا بہتر ہے۔

(۱۱)دوسرے کے عیوب (عیب کی جمع) پر نظر نہ ڈالو۔

(۱۲)دوستوں کے ساتھ تو مہربانی کرنی چاہیے ہی،دشمنوں کے ساتھ بھی رعایت و مدارات سے پیش آؤ۔

(۱۳)کسی کی عزت کے درپے نہ ہو،جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

(۱۴)کسی کے واسطے بُرائی چاہنا گویا اپنے لئے بُرائی چاہنا ہے۔

(۱۵)اگر تم سے کسی کو تکلیف پہنچ جائے تو اُس کے بدلہ لینے سے بے خوف نہ رہو اگرچہ وہ تکلیف معمولی سی کیوں نہ ہو۔

(۱۶)حقوق اللہ کو نگاہ میں رکھو،خدا تمہارے حقوق پر نظر رکھے گا۔

(۱۷)درویشی یہ ہے کہ کسی سے طمع (لالچ) نہ کرے،کوئی دے تو انکار نہ کرے اور لے تو جمع نہ کرے۔[۱]

(۱۸)ہر بات جو اللہ کے ذکر سے خالی ہو لغو (بے فائدہ) ہو،ہر خاموشی جو فکر سے خالی ہو سہو (فراموش) ہے اور ہر نظر جو عبرت سے خالی ہو لہو (غافل کرنے کی چیز) ہے۔

---

[۱] فارسی میں مقولہ مشہور ہے ”چوں پیش دید مسنع لکرم چوں بیش آیدمن پیشھر کس طمع لکن“ اُویسی غفرلہٗ

(۱۹)وہ شخص بد بخت ہے جو علم نہ پڑھے یا علم پڑھے تو عمل نہ کرے یا عمل کرے تو ریا سے کرے اور نیکوں کی صحبت میں رہے تو نصیحت قبول نہ کرے۔

(۲۰)رنج وغم کو ہیچ (کچھ نہیں) سمجھو کہ ان کو ثبات (اپنے حال پر قائم رہنا، مضبوطی) نہیں۔

(۲۱)اچھا وہ ہے جو عبادتِ الٰہی اور مخلوقِ خدا کو نفع پہنچانے میں آگے آگے رہے اور کسی سے بدسلوکی نہ کرے۔

(۲۲)عقلمند وہ ہے جو خدا سے غافل نہ ہو، موت کو نزدیک جانے، اس نیکی کو جو کسی کے ساتھ کی ہو اور اُس بُرائی کو جو کسی نے اس کے ساتھ کی ہو، بھول جائے۔

(۲۳)مرد وہ ہے جو بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرے، جو علیحدہ ہو اس سے ملے اور جو نا اُمید ہو اس پر احسان کرے۔

(۲۴)انسان کا دل توحید کے واسطے، زبان شہادت کے لئے اور باقی اعضاء عبادت کے لئے ہیں۔

(۲۵)خدا فاسق کو دشمن رکھتا ہے لیکن بڈھے فاسق کا بہت دشمن ہے۔ بخیل کو دشمن رکھتا ہے مگر مال دار بخیل کا زیادہ دشمن ہے۔ متکبر کو دشمن رکھتا ہے مگر درویش متکبر کا زیادہ دشمن ہے۔ نیکوں سے محبت رکھتا ہے لیکن جوان نیکوں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ جواں مرد کو دوست رکھتا ہے لیکن جواں مرد فقیر زیادہ محبوب ہے۔ تواضع کرنے والوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان تواضع کرنے والوں سے کمال انسیت ہے جو بڑے مرتبے والے ہیں۔

(۲۶)کسی کی محبت وعداوت (نفرت) دیکھنی ہو تو اپنے قلب کو دیکھو۔

(۲۷)جو دوست کہ دشمن سے مل جائے اس پر راز ظاہر نہ کرو۔

(۲۸)دشمن سے بظاہر اچھی طرح ملو۔

(۲۹)دشمن سے ایسا معاملہ نہ کرو کہ اگر وہ دوست ہو جائے تو شرمندگی اُٹھانی پڑے۔

(۳۰)غرض مند دوست سے بچتے رہو۔

(۳۱)دوست جفا (زیادتی، ناانصافی) سے دشمن ہو جاتا ہے اور دشمن احسان سے دوست پس اگر دشمن کے ساتھ احسان نہ کرسکو تو دوست کے ساتھ تو جفا نہ کرو۔

(۳۲)دوست کو دوستی سے پہلے آزمالو۔

(۳۳)وہ شخص بُرا ہے جس کو لوگ دشمن رکھیں۔

(۳۴)وہ شخص بڑا بےوقوف ہے جو لائق دوست کو کھودے۔

(۳۵) سچا دوست وہ ہے جو دوسروں پر تمہارا عیب ظاہر نہ کرے بلکہ ہنر ظاہر کرے۔اپنا احسان یاد نہ رکھے اور تمہارا احسان نہ بھولے۔تمہاری خطا نہ پکڑے بلکہ عذر قبول کرے۔

(۳۶)انسان کی شجاعت کا اندازہ لڑائی میں ہوتا ہے۔بیوی بچوں کی وفاشعاری کا اندازہ تنگ دستی میں ہوتا ہے اور دوست کی دوستی کا اندازہ مفلسی میں۔

(۳۷)دشمن کا جب کوئی حیلہ نہیں چلتا تو دوستی کے پیرایہ(انداز) میں ڈنک مارتا ہے۔

(۳۸)جن دوستوں کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے وہ بمنزلہ دوا کے ہیں۔

(۳۹)تواضع سے دوستی بڑھتی ہے،صبر سے مراد حاصل ہوتی ہے اور عدل سے شاہی نصیب ہوتی ہے۔

(۴۰)شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے،خاموشی سے سلامتی میں اور سخاوت سے بزرگی میں۔

(۴۱) دین کی عافیت پرہیزگاری میں ہے، مال کی عافیت ادائے حقوق میں اور جسم کی عافیت اعتدال کے ساتھ غذا استعمال کرنے اور جماع کرنے میں ہے۔

(۴۲)علم کو دوست رکھنا،بدی کو نیکی سے دفع کرنا،غصہ پی جانا اور جواب باصواب دینا۔

(۴۳)نادان کی چار علامتیں ہیں۔اپنے سے زیادہ عقل مند سے لڑنا،بغیر آزمائے ہوئے کسی پر اعتبار کرنا،عورتوں کے مکر سے بےخوف ہونا اور لڑکوں کی صحبت میں رہنا۔

(۴۴)قابل کی تربیت کیجئے اور نالائق کی تربیت سے احتراز کیجئے۔

(۴۵)خدا کی محبت جب پیدا ہوگی جب دنیا کی محبت دل سے نکلے گی۔

(۴۶)عجیب بات ہے کہ دین کو دنیا سے اچھا سمجھیں اور پھر دین کے عوض دنیا خریدیں۔

(۴۷)یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بندے کے رزق کا ضامن ہے۔

(۴۸)مردوں کا حسن اخلاق ہے اور زیور علم۔

(۴۹)لئیم وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ دوسروں کو دے،بخیل وہ ہے جو خود کھائے دوسروں کو نہ دے،سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی دے اور کریم وہ ہے جو خود نہ کھائے دوسروں کو دے۔

(۵۰)ترقی مشکل سے ہوتی ہے اور تنزل آسانی سے۔

(۵۱)اسراف وہ ہے جوخدا کی نافرمانی میں صرف کیا جائے۔

(۵۲)چار باتیں زیادہ کرنا ہلاکت کا باعث ہیں۔جماع،شراب، جوااور شکار۔

(۵۳)عیب کوڈھونڈھنا عیب داروں کا شیوہ ہے۔

(۵۴)حاسداور بدخو ہمیشہ رنجورر(مغموم) ہتا ہے۔

(۵۵)اگر ہزار دوست ہوئے تو کم جانواور اگرایک دشمن ہوتو بہت سمجھو۔

(۵۶)دوست وہ ہیں جوایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

(۵۷)عاقل وہ ہے جومصیبت آنے سے پہلے اس کی فکر کرلے۔نیم عاقل وہ ہے جومصیبتوں سے گھبرانہ جائے اوراس کے دفع کرنے کی تدبیر کرے اورناداں وہ ہے جو بلاؤں سے گھبراجائے اوراس کے دفع کرنے کی تدبیر نہ کرسکے۔

(۵۸)ناکامی پرافسوس کرنا نادانوں کا کام ہے۔

(۵۹)یہ تین باتیں بہت عمدہ ہیں دشمن کودوست بنانا، ناداں کودانا بنانا،بدوں کونصیحت سے نیک بنانا مگر یہ باتیں اُس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتیں جب تک خدا کی مشیت نہ ہو۔

(۶۰)ہمیشہ اپنے دوست کے سامنے اظہارِدوستی کرتے ہوئے جھکے رہنے میں نجات ہے۔

(۶۱)اچھے کام بہت جلد کرلو۔

(۶۲)آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔

(۶۳)خداسے دارین کی عافیت کے طلبگار رہو۔

(۶۴)اپنی عمرتحصیلِ علم میں صرف کردو کہ علم فقیر کوامیر کردیتا ہےاورصراط مستقیم بھی اسی سے دکھائی دیتی ہے۔

(۶۵)زندگی خوشی اورکم آزاری کے ساتھ بسر کرو۔

(۶۶)جوآخرت میں کام نہ آئے وہ دنیا ہے۔

(۶۷)والدین کی خوشنودی میں رضائے الٰہی مضمر ہے۔

(۶۸)سب سے اچھی نیکی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا ہے۔

(۶۹)اللہ کے نزدیک یہ بہت بُری بدی ہے کہ تم اپنے بیٹوں کوبددعا دواورزیردستوں اورمجبوروں پرظلم کرو۔

(۷۰)سب سے اچھا کام نیکوں کی صحبت میں بیٹھ کر کچھ حاصل کرنا ہے۔

(۷۱)اپنے کوسب سے بدتر سمجھو، کم آزاری حاصل ہو جائے گی۔

(۷۲)نفس کو اس کی مخالفت کر کے مغلوب (قابو پایا) کرو۔

(۷۳)معاملے سے آدمی پہچانا جاتا ہے۔

(۷۴)باادب کو ہر ایک دوست رکھتا ہے۔

(۷۵)سخاوت تمام عیوب کو چھپا دیتی ہے۔

(۷۶)زندگانی سے اچھی نیک نامی ہے اور یہ نیکوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے اور موت سے بدتر بدنامی ہے اور یہ بدوں کی صحبت میں ملتی ہے۔

(۷۷)سونے سے پہلے تمام اعمال کا محاسبہ کرلو۔

(۷۸)فوری نفع پر مائل نہ ہو۔

(۷۹)لڑائی جھگڑے میں ضرور نقصان ہے۔

(۸۰)جو لوگ معاملے میں ٹھیک نہ ہوں اُن کو اپنا شریک کار نہ بناؤ بلکہ قریب بھی نہ پھٹکنے دو۔

(۸۱)عام لوگوں کے طعن و تشنیع سے ہمت نہ ہارو۔

(۸۲)اپنے اچھے وقت اگر کسی کی مدد نہ کرو گے تو بُرے وقت کون تمہاری مدد کرے گا۔

(۸۳)احسان کا بدلہ احسان ہے۔

(۸۴)کسی کی چکنی چپڑی باتوں پر بے سوچے سمجھے اعتماد نہ کرو۔

(۸۵)کسی کی اتفاقی خطا سے اس کے تمام عمر کے احسانات فراموش نہ کردو۔

(۸۶)جب نوکر ضعیف ہو جائے تو اس کی پنشن مقرر کردو۔

(۸۷)بعض اوقات نقصان دہ کاموں کو انسان اچھا سمجھتا ہے لیکن ہماری حقیقی بہتری کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

(۸۸)دشمن کا مقابلہ کرنے سے پہلے اپنی اور اس کی قوت کو جانچ لو۔

(۸۹)اُولیاءاللہ اور علماءِ کرام کی بے ادبی کی تو ایمان سے محروم ہو جاؤ گے۔

(۹۰)جس نے گئے گزرے جھگڑوں کو دوبارہ کھڑا کیا گویا کہ اس نے خود فساد کا آغاز کیا۔

(۹۱)دشمن کی ہلاکت سے خوش نہ ہو۔

(۹۲)سب سے اچھا ورثہ نیک نصیحت ہے۔

(۹۳)صبر واستقلال سے اکثر کامیاب ہوہی جاتے ہیں۔

(۹۴)کوئی نادانی کا کام سرزد ہو جائے تو خود کو ملامت کرو۔

(۹۵)اگر کوئی چیز نہ مل سکے تو خواہ مخواہ اس کو بُرا نہ سمجھو۔

(۹۶)تھوڑی آفت سے بچ کر بڑی آفت میں نہ پھنسو۔

(۹۷)عادت جب جڑ پکڑ جاتی ہے تو اس کا تدارک (چھوٹنا) مشکل ہو جاتا ہے۔

(۹۸)دوسروں کی مصیبت پر نہ ہنسو۔

(۹۹)اپنے نفع کے لئے دوسروں کا نقصان نہ چاہو۔

(۱۰۰)خواہ مخواہ دوستوں کو دشمن نہ سمجھو۔

(۱۰۱)ظالموں کے ساتھ احسان نہ کرو۔

(۱۰۲)لڑائی جھگڑوں میں جب تک فریقین کی نہ سن لو اچھا یا بُرا حکم نہ لگاؤ۔

(۱۰۳)تعصب اور کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔

(۱۰۴)حسنِ ظاہری پر فریفتہ نہ (عاشق) ہو۔

(۱۰۵)گناہ کے چھپانے کے لئے ایک گناہ اور ہوتا ہے۔

(۱۰۶)پہلے اپنی اصلاح کر لو پھر دوسروں کو نصیحت کرو۔

(۱۰۷)ایسے سے نہ لڑو جس سے لڑنے کی طاقت نہ ہو۔

(۱۰۸)اتفاق عجب شئے ہے۔

(۱۰۹)بچوں پر بے جا شفقت نہ کرو۔

(۱۱۰)اپنے حوصلے سے زیادہ کام کرنے کی جرأت نہ کرو۔

(۱۱۱)خواص کے نزاع (جھگڑا) سے عوام کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۱۱۲)اپنے حواسِ ظاہری سے کام لینا اور عقل کو چھوڑ دینا نادانی ہے۔

(۱۱۳)جس کو دشمنوں کا خطرہ ہو ہمیشہ ہوشیار رہے۔

﴿آدابِ مجلس دعوت﴾

(۱) جب مجلس دعوت میں پہنچو تو صدر نشینی (سربراہ بننا) کی کوشش نہ کرے۔

(۲) صاحب خانہ نے نشستوں کی ترتیب میں کسی مہمان کی تکریم و اعزاز میں خاص طور پر خیال رکھا تو اس پر بُرا نہ مانے۔

(۳) قرب و جوار میں جو لوگ بیٹھے ہوں ان سے سلام کہے اور مزاج پرسی کرے ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں سے مستورات (پردہ نشین عورتیں) نظر آتی ہوں۔

(۴) جدھر سے کھانا آ رہا ہو ادھر حریصانہ (لالچی) نظروں سے نہ دیکھے۔

باقی اجمالاً اُمور و تفصیل فقیر کے ترجمہ ''کیمیائے سعادت'' اور ''احیاء العلوم'' میں مذکور ہیں۔

تمت بالخیر

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۴ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ

☆☆☆☆☆☆☆